وقتِ جمعہ شروع ہونے کے بعد نماز پڑھے بغیر سفر پر جانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor.11909 تاریخ: 10-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بہارِ شریعت، ج1، حصہ 4، ص776، مسئلہ نمبر 71 میں یہ بات مذکور ہے: "جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا، تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔" یہاں ممانعت سے مراد کراہت ہے یا کچھ اور نیز اگر کراہت مراد ہے، تو کراہتِ تنزیہی ہے یا تحریمی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جمعہ کے دن جب وقتِ جمعہ شروع ہو چکا، تو اس صورت میں سفر کرنے کے حوالے سے جو ممانعت کتبِ فقہ میں مذکور ہے، اس سے مراد کراہتِ تحریمی ہے، یعنی وقتِ جمعہ شروع ہونے کے بعد جمعہ پڑھے بغیر سفر پر روانہ ہونا، جائز نہیں، روانہ ہو گا، تو گنہگار ہو گا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ راجح قول کے مطابق جمعہ کے دن سفر کرنے میں ظہر کا وقت شروع ہونے کا اعتبار ہے، کیونکہ جمعہ کی نماز عام نمازوں کی طرح نہیں، مطلب یہ کہ جس طرح عام نمازوں میں کئی مسائل کے حوالے سے اختتامِ وقت کا اعتبار ہوتا ہے، جمعہ کا حکم راجح قول کے مطابق اس معاملہ میں مختلف ہے، نیز عام نمازیں تنہا بھی پڑھی جا سکتی ہیں، لیکن جمعہ کا معاملہ اس طرح نہیں، کیونکہ جمعہ تنہا نہیں پڑھ سکتے، جمعہ کے لیے جماعت شرط ہے، نیز قرآن پاک، سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 9 کے مطابق اذانِ جمعہ

ہونے پر جمعہ کے لیے سعی یعنی تیاری کرنا واجب ہے اور خرید و فروخت، کام کاج الغرض سعی میں رکاوٹ ڈالنے والا ہر کام چھوڑ دینا بھی واجب ہے، ہاں جمعہ کا وقت شروع ہونے سے پہلے کوئی آدمی سفر کرتا ہوا شہر کی آبادی سے باہر ہو جائے، تو اب مسافر ہونے کے سبب اس پر جمعہ واجب نہ رہا۔

اذانِ جمعہ ہونے پر جمعہ کے لیے سعی واجب ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانو۔“ **(پارہ 28، سورۃ الجمعہ، آیت 09)**

مذکورہ آیت کی تفسیر میں صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”اذان سے مراد اذانِ اوّل ہے، نہ اذانِ ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے، اگرچہ اذانِ اوّل زمانۂ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اضافہ کی گئی، مگر وجوبِ سعی اور ترکِ بیع و شراء اسی سے متعلق ہے۔ (کذافی الدر المختار) دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لیے تیاری شروع کر دو اور ذکر اللہ سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔“ **(تفسیر خزائن العرفان، ص 1025، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

جمعہ کے دن کوئی شخص سفر کرتے ہوئے دوپہر سے پہلے آبادیِ شہر سے باہر ہو جائے، تو حرج نہیں، ورنہ مکروہ ہے، جیسا کہ حاوی قدسی، حلبی کبیری، شرح عمادی اور درِّ مختار میں ہے: واللفظ لشرح المنية: ”يكره السفر بعد الزوال يوم الجمعة قبل ان يصليها ولا يكره قبل الزوال“ ترجمہ: زوال کے بعد جمعہ ادا کرنے سے پہلے سفر پر نکلنا مکروہ ہے، البتہ قبل از زوال نکلنا مکروہ نہیں۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص 486، مطبوعہ کوئٹہ)

جمعہ کے دن دوپہر کے بعد سفر پر روانہ ہونا، مکروہ ہے، یہاں کراہت سے مراد کراہتِ تحریمی ہے، جیسا کہ حلبی کبیر کی مذکورہ عبارت درِّ مختار میں بھی مذکور ہے، اس کے تحت طوالع الانوار میں ہے: ”قال الشيخ

الرحمتی فعلم ان المراد بالکراھۃ التحریمیۃ "یعنی یہاں کراہت سے مراد کراہتِ تحریمی ہے۔

(طوالع الانوار شرح الدرّ المختار، باب الجمعۃ، ج2، ص515، مخطوط)

شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے ایک شخص کے متعلق سوال ہوا جو جمعہ کے روز سفر کر کے شہر سے باہر چلا جاتا ہے، تو آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: "اگر وہ ٹھیک دوپہر ہونے سے پہلے شہر کی آبادی سے نکل جاتا ہے، تو اس پر اصلاً کچھ الزام نہیں اور **اگر اسے شہر ہی میں وقت جمعہ ہو جاتا ہے، اس کے بعد بے پڑھے چلا جاتا ہے، تو ضرور گنہگار ہے**۔۔۔ فتاوی ظہیریہ وغیرہ شروح و درمختار وغیرہما میں ہے: "الصحیح انہ یکرہ السفر بعد الزوال قبل ان یصلیھا ولا یکرہ قبل الزوال "(یعنی) صحیح یہ ہے کہ زوال کے بعد جمعہ ادا کرنے سے پہلے سفر پر نکلنا مکروہ ہے، البتہ قبل از زوال نکلنا مکروہ نہیں۔ (ت)"

(فتاوی رضویہ، ج8، ص459، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

راجح قول کے مطابق جمعہ کے دن سفر کرنے میں وقت داخل ہونے کا اعتبار ہے، جیسا کہ درّ مختار میں ہے: "لا باس بالسفر یومھا اذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظھر کذا فی الخانیۃ لکن عبارۃ الظھیریۃ وغیرھا بلفظ دخول بدل خروج وقال فی شرح المنیۃ: والصحیح انہ یکرہ السفر بعد الزوال قبل ان یصلیھا ولا یکرہ قبل الزوال "یعنی جمعہ کے دن سفر کرنے میں حرج نہیں جبکہ وہ وقتِ ظہر ختم ہونے سے پہلے پہلے شہر کی آبادی سے نکل جائے۔ اسی طرح فتاوی قاضی خان میں ہے، لیکن ظہیریہ وغیر دیگر کتب کی عبارات میں خروجِ وقت کے بجائے دخولِ وقت کے الفاظ ہیں اور شرح منیہ (یعنی حلبی کبیر) میں فرمایا: زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے سفر پر نکلنا مکروہ ہے، البتہ قبل از زوال نکلنا مکروہ نہیں۔

اس کے تحت فتاوی شامی میں ہے: "(قولہ لا باس بالسفر الخ) اقول: السفر غیر قید بل مثلہ ما اذا اراد الخروج الی موضع لا تجب علی اھلہ الجمعۃ کما فی التتارخانیۃ (قولہ کذا فی الخانیۃ) وذکر مثلہ فی التجنیس وقال انہ استشکلہ شمس الائمۃ الحلوانی بان اعتبار آخر الوقت انما یکون فیما ینفرد بادائہ والجمعۃ انما یؤدّیھا مع الامام والناس فینبغی ان یعتبر وقت ادائھم حتی اذا کان لا یخرج من المصر قبل اداء الناس ینبغی ان یلزمہ شھود الجمعۃ اھ قلتُ:

وذکر فی التتارخانیة عن التھذیب اعتبار النداء قیل الاول وقیل الثانی واعتمدہ فی الشرنبلالیة

(قولہ: وقال فی شرح المنیة) تأیید لما فی الظھیریة افاد بہ ان ما فی الخانیة ضعیف ط وعللہ فی شرح المنیة بقولہ لعدم وجوبھا قبلہ وتوجہ الخطاب بالسعی الیھا بعدہ "یعنی میں کہتا ہوں کہ صرف سفر والی صورت خاص نہیں، بلکہ اس صورت کہ جب آدمی شہر سے ایسی جگہ کی جانب روانہ ہو، جہاں کے لوگوں پر جمعہ واجب نہیں، اس کا بھی یہی حکم ہوگا، جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے۔ فتاوی قاضی خان والی بات (کہ اصل اعتبار خروجِ وقت کا ہے) التجنیس والمزید میں بھی لکھی ہے، لیکن صاحبِ ہدایہ نے اس میں یہ بھی فرمایا کہ امام شمس الائمہ حلوانی علیہ الرحمۃ نے خروجِ وقت والے موقف پر اعتراض وارد کیا کہ آخر وقت کا اعتبار ان نمازوں میں ہے، جو تنہا بھی ادا کی جاسکتی ہوں، جبکہ جمعہ امام اور لوگوں کے ساتھ ہی ادا ہو سکتا ہے، لہذا جمعہ میں لوگوں کے جمعہ ادا کرنے کے وقت کا اعتبار ہونا چاہئے، یہاں تک کہ جو شخص (جمعہ کا وقت شروع ہونے کے بعد) لوگوں کے جمعہ پڑھنے سے قبل ابھی شہر سے باہر نہیں نکلا، تو اس پر جمعہ پڑھنا لازم ہونا چاہئے، میں (یعنی علامہ شامی) کہتا ہوں: تاتارخانیہ میں تہذیب کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ اعتبار اذانِ جمعہ کا ہے، پھر کہا گیا کہ اذان اول معتبر ہے اور کہا گیا کہ اذان ثانی معتبر ہے اور علامہ شرنبلالی نے حاشیہ درر غرر میں اسی قول پر اعتماد فرمایا ہے۔ **(علامہ سید احمد طحطاوی نے فرمایا کہ) شرح منیہ والی بات فتاوی ظہیریہ کے موقف کی تائید ہے اور صاحبِ در نے شرح منیہ والی عبارت ذکر کر کے یہ فائدہ بتایا کہ فتاوی قاضی خان والا موقف کمزور ہے اور شرح منیہ میں اس کی علت یہ بیان فرمائی کہ زوال سے قبل سفر پر روانہ ہونا، جائز اس لیے ہے کہ قبلِ زوال جمعہ کا وجوب نہیں، جمعہ کی طرف سعی کا خطاب تو بعدِ زوال متوجہ ہوتا ہے۔**

(الدرّ المختار وردّ المحتار، ج3، ص44، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

05 جمادی الاولی 1443ھ/10 دسمبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے